

2019 میں صحت کے لیے چینجز سے بھر پور سال ٹابت ہوا

بلند تاریخی خارے کے ساتھ روپے کی قدر میں تاریخی کمی بھی اسی سال رونما ہوئی

آئی ایم ایف سے رجوع کرنا پڑا، صحت قرض کی دلدل میں دھنتی چلی گئی

کراچی (رپورٹ: کاشف حسین) 2019 کے دوران پاکستان کی صحت کو سخت چینجز کا سامنا کرنا پڑا، بلند تاریخی خارے کے ساتھ روپے کی قدر میں تاریخی کمی بھی اسی سال رونما ہوئی، شرح سود میں مسلسل اضافے کے باوجود افراط زر میں کمی نہ آئی۔ حکومت کی معاشی ٹیکم درآمدات کو محدود کرنے میں کامیاب رہی تاہم برآمدات میں خاطر خواہ اضافہ نہ ہو سکا۔ زر مبادلہ کے تیزی سے گرتے ہوئے ذخیرہ کو مستحکم کرنے کے لیے حکومت کو آئی ایم ایف سے رجوع کرنا پڑا و سری جانب دہشت گردوں کو سرمائے کی فراہمی کی روک تھام کے لیے ایف اے ایف کی پابندیوں کے کامے باول بھی صحت پر منڈلاتے رہے۔ سرمایہ کاری محدود رہنے کے باعث حکومت کو معاشی توازن پیدا کرنے کے لیے قرضوں پر انحصار بڑھانا پڑا گیا اور صحت قرض کی دلدل میں گہرائی تکمدد حصتی چلی گئی۔ لگ بھگ 144 ارب ڈالر کے قرضوں کے معابرے طے کیے گئے جن میں آئی ایم ایف سے 6 ارب ڈالر، متحده عرب امارات نے 6 ارب 20 کروڑ ڈالر، چین نے 12 ارب 20 کروڑ ڈالر، ولڈ بینک نے 12 ارب 47 کروڑ ڈالر فراہم کیے جبکہ ایشیائی ترقیاتی بینک نے 11 ارب 50 کروڑ ڈالر کے قرضوں کی فراہمی کے معابرے کیے، فرانس نے بھی پاکستان کی معاشی مدد کے لیے 11 ارب ڈالر سے زائد مالیت کے قرضے فراہم کرنے کا معابرہ کیا جبکہ قطر نے بھی 13 ارب ڈالر کی فراہمی کے معابرے کیے۔ آئی ایم ایف سے معابرے کے تحت پاکستان نے روپے کی قدر کو مارکیٹ کی طاقتیوں پر چھوڑ دیا جس کے نتیجے میں جون 2019 میں روپے کی قیمت ڈالر کے مقابلے میں تاریخی بلند ترین سطح 164 روپے سے تجاوز کر گئی جو گزشتہ سال 139 روپے کی سطح پر تھی غیر ملکی قرضوں اور معاونت کے نتیجے میں زر مبادلہ کے ذخیرہ مستحکم ہوئے سال کے اختتام پر روپے کی قدر 154 روپے کی سطح پر آئی۔ زر مبادلہ کے ذخیرہ میں سال 2019 کی درجہ 83 کروڑ ڈالر کا اضافہ ہوا 2019 سرکاری ذخیرہ 3 ارب 70 کروڑ ڈالر اضافہ یہے 10 ارب 90 کروڑ ڈالر کی سطح تک پہنچ گئے۔ سال کی درجہ 2019 میں افراط زر کی شرح 12.28 فیصد تک بلند ہو گئی جو ساڑھے 4 سال میں مبنگاٹی کی بلند ترین سطح ہے۔